موجِ سبدِ گُل
(رثائی شاعری)
شبانہ زیدی

موجِ سبّدِ گُل

(رثائی شاعری)

شبانہ زیدی

۲۰۱۶ء

نام کتاب : موجِ سبدِ گُل

شاعرہ : شبانہ زیدی

ناشر : سیّد محمد علی انجم رضوی

اظہار سنز، ۱۹۔ اُردو بازار، لاہور

فون : ۰۴۲۔۳۷۲۳۰۱۵

سیل نمبر : ۰۳۰۰۔۴۱۰۶۳۵۷

طابع : سیّد اظہار الحسن رضوی

مطبع : اظہار سنز پرنٹرز، لاہور۔

قیمت : -/۲۵۰ روپے

بیدمؔ یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیرالنساءؑ، حسینؑ و حسنؑ ، مصطفیٰؐ ، علیؑ

انتساب

خالق کائنات اور مقصودِ کائنات
کے نام

درود ابراہیمی

اے اللہ، نازل رحمت فرما
محمدؐ اور محمدؐ کی آلِ پاک پر
تُو نے رحمت فرمائی ہے جس طرح
ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر
بے شک ہے تو تعریف والا بڑی
اور بے حد بزرگی والا بھی ہے

اے اللہ برکت نازل فرما
محمدؐ اور محمدؐ کی پاک آل پر
جیسے تو نے فرمائی برکت
ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر
اِس میں نہیں شک کوئی
کہ تو ہے بڑی بُزرگی والا
اور سب تعریفیں ہیں تیرے لیے

فہرست

معرا گوئی

باب حمد

باب نعت

باب متفرقات

◆◆◆

شبانہ زیدی کی موجِ سبدِ گل

قارئین کرام عزیزم شبانہ زیدی شبین کا یہ مجموعہ کلام موجِ سبدِ گل آپ کے ہاتھوں میں ہے اور میں اس کی اشاعت سے قبل بھی اس کا مطالعہ ایک سے زائد بار کر چکا ہوں اور آغازِ کلام میں ہی یہ کہنے میں کوئی عار نہیں سمجھتا کہ ادب کی آج کی منڈی میں جہاں انٹرنیٹ کے کٹ پیسٹ کے فن نے شاعر سے بڑا اکتشاعر پیدا کیا ہے ایسے ماحول میں شبانہ زیدی کی شاعری مجھے حوصلہ بھی دیتی ہے اور امید بھی کہ ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو ادب کو تجارت یا شہرت کے لیے نہیں بل کہ خالص ادب کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ میں پہلی بار شبانہ زیدی سے متعارف ہوا ہوں اور ابتدائی تعارف کے بعد ایک مرتبہ صرف ان سے فون پر گفت گو ہوئی اور آوازوں کی دنیا میں عمر گزارنے کے فن کو معیار بناتے ہوئے میں نے اُن کی آواز سے ان کی جو تصویر بنائی ایک مہذب اور طلبِ علم کی مسلسل خواہش رکھنے والی خاتون کی تصویر ہے۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس سے قبل بھی ان کے دو شعری مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ دو ہزار نو میں سلگتے کنول اور دو ہزار چودہ میں اک شہر بسا پانی پر۔

شبانہ زیدی شعبہ تعلیم سے منسلک ہیں، پیدائش ان کی لیہ شہر کی ہے جس کے بعد وہ کچھ عرصہ اپنے والدین کے ساتھ کراچی میں مقیم رہیں اور پھر شادی کے بعد سے گزشتہ کئی برسوں سے اوکاڑہ میں مقیم ہیں جہاں ان کا تخلیقی سفر نمو پا رہا ہے۔ ایک لمحے کے لیے غور کیجیے کہ لیہ سے کراچی اور اوکاڑہ تک کا زندگی کا سفر اور قلمی سفر ریل کی پٹری کی طرح بہ صورت

سنگم ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور سفر میں بڑے شہروں کی کسی قسم کی آلودگی شامل نہیں ہے بل کہ خالص مٹی کی خوش بو موجود ہے۔

مجھے قطعی اس بات کا علم نہیں کہ عزیزی شبانہ نے موجِ سبدِ گل پر رائے لکھنے کے لیے میرا انتخاب کیوں کیا؟ ہو سکتا ہے کہ اُن کو مکمل آگاہی نہ ہو کہ میں رائے کے معاملے میں گویا شمشیر بے نیام ہوں اور اسی لیے ننانوے فی صد دوست احباب نہ تو خود امتحان میں پڑتے ہیں اور نہ مجھے امتحان میں ڈالتے ہیں۔ اسی لیے شکر ہے کہ مَیں ادبی رائے میں منھ ملاحظے والا آدمی نہیں ہوں۔

شاعری کا جوہر دراصل فکر اور خیال ہے اور ہر شعر گو اپنے مطالعے، طرزِ شعر گوئی اور شعر کی بُنت کی مناسبت سے اس فکر اور خیال کو شعر کا لباس پہناتا ہے۔ مجھے علم ہے کہ فی زمانہ نوے فی صد سے زیادہ شعر کہنے والوں میں مطالعے کا فقدان ناگفتہ حد تک زیادہ ہے اور اسی لیے فکری سطح پر شعر گوئی شدید زوال کا شکار ہے۔ مجھے کچھ ایسے شعری مجموعے بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا جن میں ایک شعر بھی اس طالب علم کو اپنی جانب متوجہ نہ کر سکا لیکن ان مجموعوں پر پیشہ ور فلیپ نگاروں اور تبصرہ نگاروں کی رائے پڑھ کر یوں لگا کہ جیسے رائے لکھنے والے نے کتاب پڑھی ہی نہیں اور روایتی لفاظی کے طور پر بچپن کی شاعری کو میرؔ کی شاعری کے قریب قرار دے دیا ہے۔ ایسے فلیپ نگار اور مبصر دراصل نئے لکھنے والوں کا آگے بڑھنے کا راستہ روک دیتے ہیں۔

مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہے کہ موجِ سبدِ گل دو مرتبہ پڑھنے کے بعد محسوس ہوا ہے کہ ابھی شبانہ زیدی کے اندر تخلیق کا ایک آتش فشاں ہے جو پھوٹا نہیں ہے اور کسی مناسب وقت کا منتظر ہے۔

سبدِ گل کا اہم ترین حصہ میرے لیے...... بابِ معرا گوئی...... ہے جو دراصل اساتذہ کا کام ہے اور ہر کس و ناکس اس میدان میں کود کر خود کو ہلکان نہیں کرتا لیکن عزیزی شبانہ نے اس میدان میں بھی خوب خوب جوہر دکھائے ہیں۔

مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی شرمندگی نہیں کہ پچاس سال سے مرثیہ نگاری کرنے کے باوجود میں آج تک شعوری کوشش کر کے بھی ایک رباعی یا قطعہ غیر منقوط نہیں لکھ پایا جب کہ شبانہ نے اس مشکل ترین صنف میں خوب خوب لکھا ہے اور یہی اُن کی قادرالکلامی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ میرے لیے دو سو بند کا مرثیہ کہنا مشکل ضرور ہے لیکن چار مصرعوں کی غیر منقوط رباعی ناممکن ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں شبانہ زیدی اس طالب علم سے بہت آگے ہیں۔

صنعتِ غیر منقوط میں انیس و دبیر نے جو معراج پائی تھی شبانہ نے اُسی معراج سے اس صنف میں اپنا سفر شروع کیا اور ان کو ابھی بہت آگے جانا ہے۔ صنعت غیر منقوط کے موجد بابِ شہرِ علم المومنین علی علیہ السلام ہیں جن کے غیر منقوط خطبات محیر العقول ہیں اور خود بہ قول مولا علیؑ کے انھوں نے یہ صنف قرآن کی غیر منقوط آیات سے مستعار لی۔

بابِ معرا گوئی پر منظر پھلوریؔ کی مدلّل گفت گو کے سامنے میرا چراغ نہیں جلنے کا اس لیے کم لکھنے میں ہی عزت ہے۔

کتاب کے دوسرے حصے میں حمد، نعت، سلام، منقبت، دعا، ذکر، فکر، قطعات سب کچھ موجود ہے اور اس سبد گل سے آپ اپنی اپنی پسند کے پھول چُن سکتے ہیں کہ جن میں ذکرِ خدا اور رسولؐ اور آلِ رسولؐ کی خوش بو ہے اور یہ شاعری فقط عطائے رسولؐ و آلِ رسولؐ ہوتی ہے۔ اس حصے میں خصوصی توجہ کی طالب منظوم بارہ احادیث نبوی ہیں اور یہ بھی حُسنِ کلام کا مظہر ہیں۔

میرے قریبی احباب جانتے ہیں کہ مَیں کتب پر رائے لکھتے ہوئے منتخب اشعار سے صفحات بھرنے کا اس لیے عادی نہیں کہ یہ کام قاری کا ہے وہ کتاب پڑھے نہ کہ میں اس کو منتخب اشعار مہیا کر دوں اس لیے یہاں بھی یہی فارمولا کارفرما ہے۔ آپ قارئین خود کتاب کا مطالعہ کیجیے اور اپنی اہلیت و صلاحیت کے مطابق داد دیجیے:

میرا پسندیدہ شعر :

کیا ہے نقش کربلا، نقش وفا ہے کربلا
حشر تک سارے زمانوں کی صدا ہے کربلا

لاریب، بے شک

دعا گو ہوں کہ وارثانِ قلم عزیزی شبانہ زیدی کے فکری گلستان کو زرخیز اور ہر بھرا رکھیں اور قلم سے دوستی قائم رہے اور لفظ و حرف کی حرمت دائم رہے۔

کبھی وقت ملے اور دل چاہے تو سیّد سجاد ابن الحسین کی دعاؤں کو بھی منظوم کیجیے گا۔ یہ قطعہ عزیزم شبانہ زیدی کی نذر ہے :

مجموعہ کلام کا ہر پھول ہے الگ
تخلیق بے مثال کا ہر پھول ہے الگ
صفدرؔ یہ معجزہ ہے شبانہؔ کی فکر کا
اس گلشن خیال کا ہر پھول ہے الگ

آپ کی ترقی، صحت و سلامتی اور کامیابیوں کے لیے دعا گو۔

ہیچ مدان
شاعرِ آلِ عباء صفدر ہمدانی
نارتھ اولٹ لندن۔ برطانیہ

◆◆◆

پیش لفظ
(میرے خیال میں)

ارشادِ رب العزت ہے :

بے شک دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں پوشیدہ ہے۔

واقعی طمانیت قلب اور آسودگی ذہن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی حاصل ہوتی ہے۔
یوں بھی اس ہنگام خیز دور میں سکون جیسی دولت کم یاب ہوتی جارہی ہے کہ شاید انسان قدرت کی سحر آفرینی سے غافل ہوگیا ہے۔ کیوں کہ وہ کارخانہ قدرت کی دلآویزیوں کو نظر انداز کر کے زمانے کی مصنوعی چکاچوند میں محصور ہو کر رہ گیا ہے۔ جب کہ تمام عالم اپنے حقیقی تخلیق کار کے ہی گُن گاتا ہے کہ شاید یہ شکر ادا کرنے کا ہی انداز ہے۔

اگر چشمِ قلب سے دیکھا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کائنات کی ہر شے طوعاً و کرہاً حمد باری تعالیٰ میں مشغول ہے کہ وہ خلائق کا مالک ہے، رازق بھی اور معبود بھی۔ لہٰذا اس کی شان اُلوہیت تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی گوناگوں نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہیں۔ قرآن کریم نے اپنے قاری کو حمد کی تعلیم دی اور سورۃ فاتحہ شروع ہی الحمد کے دل کش اور روح پرور الفاظ سے ہوتی ہے کہ تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لیے ہیں ویسے بھی روحوں کا قرار اور دلوں کا چین ذکرِ الٰہی اور تعلیماتِ اسلام کی پیروی کرنے سے ہی ملتا ہے۔ اور مَیں سمجھتی ہوں کہ اپنے خالق کی حمد و ثنا بہ حیثیت مسلمان لازم ہے۔
انداز چاہے کچھ بھی ہو کہ بندگی کیے بنا بندہ کیوں کہ کہلائے ......

اک بندہ عاصی اپنی بخشش اور تشکر کے لیے کیوں نہ مائل حمد وثنا ہو۔ اور جو شخص مشغولِ حمد وثنا ہے وہ بلاشبہ رضا وخوشنودی رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور وارثانِ جنّہ میں بھی مگن ہوگا۔ اور جو اس کارِ خیر میں مشغول ہے وہ مرضی اولیٰ ومولا از ہمہ اولیٰ کی ہی تحصیل کر رہا ہے۔ لہٰذا نعت ومنقبت سے ہی تو اک مسلمان کی روح وقلب کی تنویر وتطہیر کا سامان ہوتا ہے۔ خالقِ کائنات کی حمد وثنا اور مقصود کائناتؑ (پنجتن پاکؑ) کی خوشنودی وتوصیف کے بغیر روح وقلب کا اطمینان اور چین مفقود دکھائی دیتا ہے۔ یوں کہ بات ہے محسوسات کی۔ کہ محبوب خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وآل محمدؑ کی مدح سرائی بہ توفیق رب العزت ہی ہوتی ہے۔

دورِ جدید میں اس کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے کہ انہی اذکار سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اسلام ایک عالم گیر مذہب ہے۔ جہاں بانی اور جہاں گیری کا درس ہوتا ہے۔ اس کی بساط جمود پر نہیں بل کہ جہد مسلسل میں ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وآل نبیؑ اور تاریخِ اسلام میں اس کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

حمد ونعت ہوں، مناقب وقصائد یا سوز وسلام محض ذریعہ اظہار نہیں۔ بلکہ اللہ کے حضور عبدیت کا اظہار اور شکرانِ نعمت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت مودّت اور آل محمدؑ سے ولا وعشق ہے۔ مَیں اہلِ قلم کے لیے اسے ضروری سمجھتی ہوں اور خوشنودی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آل محمدؑ سے بے پناہ محبت ومودت کے لیے لازمی بھی۔ چاہے کسی بھی انداز کو اپنایا جائے۔

وادی ادب میں قدم رکھنے سے آج تک مَیں نے ذکرِ الٰہی اور خوشنودی پنجتن پاک کو فرض عین سمجھا ہے۔ ملک بھر میں نعتیہ مشاعروں اور محافلِ مسالمہ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور یہ سعی برابر جاری وساری ہے الحمدواللہ اب مجھے اپنے تمام اسلامی کلام کو یک جا کرنے اور کچھ از سر نو ترتیب وتخلیق کر کے کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ بارگاہ ایزدی وپنجتن پاک میں انتہائی ادب و احترام، محبت ومودت سے یہ نذرانہ عقیدت پیش ہے کہ یہ شاید میرا زادراہ اور بخشش کا اثاثہ

بن جائے۔

یہ ایک مقدس نسبتوں کا سلسلہ اور بابرکت موضوعات کا تسلسل ہے کتاب لانے میں ستائش کی تمنا ہے نہ صلے کی پرواہ۔ بس بارگاہ عالی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمدؑ میں شرف قبولیت کی خواستگار ہوں۔ کشکولِ گدائی لیے بارگاہ ایزدی محبوبِ خدا میں سر جھکائے کھڑی ہوں کہ الٰہی سب کی خیر ہو۔

مَیں ہمیشہ ہی ادب کے ایک طالبِ علم کی حیثیت سے محبت واحترام کے ساتھ ساتھ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ یہ کلام کرنے کی جسارت کرتی ہوں کہ کہیں کوئی حرف کوئی نقطہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمامؑ کے مراتب سے کم نہ ہو۔ کہیں بے ادبی کا احتمال نہ ہونے پائے۔ (اللہ پاک معاف فرمائے)

خصوصاً باب غیر منقوط بہت محبت کے ساتھ کافی عرق ریزی کے بعد تخلیق پایا ہے۔ مولا علیؑ معرا گوئی کے موجد ہیں آپ کے خطبات تاریخ کا حصہ ہیں۔ پھر انیسؔ و دبیرؔ نے اس صفت میں طبع آزمائی کی ہے بس مجھے بھی وہیں سے پڑھ کر شوق پیدا ہوا۔ پہلی مناقب غیر منقوط تصنیف (مولودِ حرم) کا صرف نام ہی سنا تھا۔ پھر اب ارحمِ عالم (نعتیہ غیر منقوط کتاب) پڑھی اور شوق پیدا ہوا کہ مَیں بھی کچھ سعی کروں بارگاہ اولیٰ اور وارثان جنّہ کی تعریف کر پاؤں۔ شکر باری تعالیٰ ہے کہ خالقِ کائنات اور مقصودِ کائنات سے اپنی محبت و مودّت کا کچھ اظہار نذر قرطاس کر پائی ہوں۔

مزید برآں جناب صفدر ہمدانی صاحب منظر پھلوریؔ صاحب اور محترم مصطفیٰ کاظمی صاحب کی مشکور ہوں کہ آپ حضرات نے وقت نکال کر میرے کلام کو دیکھا، پرکھا اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو شاد و آباد رکھے۔ آمین! قارئین کی آراء کی منتظر رہوں گی۔

شبانہ زیدی

◆◆◆

تخیّل کی معراج

شبانہ زیدی کی غزلیات کے مجموعوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اُن کے انداز بیان و شاعری سے کہیں یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ شبانہ زیدی شہرِ سخن میں نووارد ہیں بل کہ لفظوں کی ترتیب پر مہارت اِن کی کاوش اور لگن کا منھ بولتا ثبوت ہے۔ زیرِ نظر رثائی مجموعۂ کلام ''موجِ سبد گل'' گو کہ رثائی شاعری کی طرف اُن کا پہلا قدم ہے، لیکن یہاں بھی لگن اور اپنے اندازِ اُسلوب سے انھوں نے مشکل کام کو سہل بنا دیا ہے۔ مَیں دُعا گو ہوں کہ خدا بحق آئمہ طاہرینؑ ان کے قلم اور تخیل میں دن دوگنی، رات چوگنی توفیق افزائی کرے۔ آمین!

خیر کا متمنی...... شاعرِ اہل بیتؑ

مصطفیٰ کاظمی

کراچی

۱۳۔۷۔۲۷

◆◆◆

حصہ معرّا گوئی

(بابِ غیر منقوط)

ے سہل کہاں ہے معرّا گوئی
مدح احمدؐ ہے، سائلہ کی سعی

سائلہ کلامی

(غیر منقوط)

اہلِ علم اور اہلِ مطالعہ کو گہرا علم ہے کہ کلام کو مرصّع کر کے مدح سرائی محال کام ہے۔ علاوہ اس کے سائلہ کو کم علمی کا احساس ہے، مگر معرّا گوئی کی سعی اوّل ہے کہ مرے واسطے الگ سے دمِ مرگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وآلِ محمد کی مدد ہمراہ رہے کہ سرکار واسطے لاڈلوں کے اس مدح گو کو کرم و رحم عطا کرے۔ (آمین)

دُعا ہے کہ اللہ و مولا وِلا و رحم عطا کرے۔ اہلِ علم سے مدعا ہے کہ اس سعی محدود کی سہو اور کم آگہی و علمی سے آگاہ ہو کر سائلہ کو مطلع کرادے اور اگر محسوس ہو کہ کسی طور دادرسی کی حامل ہے، سو کرے۔

دُعا گو سائلہ

شبانہ زیدی

موج سبد گل

(تقریظ غیر منقوط)

ارحمِ عالم (صدارتی ایوارڈ کے حامل) کے لکھاری کی رائے

معرا گوئی آساں کہاں ہے۔ سائلہ کی سعی ہے کہ معرا مصرعے لکھے۔ اس مداح رسائی کی محرر (سائلہ) ہر طور سے مدحی رکھ رکھاؤ کو ہم راہ لے کر آ رہی ہے۔

کلامِ الٰہی سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ مالک الملک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدح گوؤں کو دائم مسروری عطا کر رہا ہے مگر حاسدوں اور گم راہوں کا ٹولہ اس کرم اور عطا سے محروم رہے گا۔ حمد لکھ کر اللہ کو ہر الم کی دوا کہہ رہی ہے اور اسی سے دعا کر رہی ہے :

حمد اس کی ہر عمل اول کروں
اور اس سے ہی کروں ہر دم دعا

اللہ کی حمد کے ودماع مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آگاہی حاصل ہو رہی ہے۔ مصارع گو (سائلہ) کو اس کی داد ملے گی۔ اس کا طورِ مدح دوسرے مصارع گوؤں سے الگ اور وکھرا ہے۔ اس کا ہر مصرع، مصری کی ڈلی معلوم ہو رہی ہے۔

اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا در ہی درِ عطا و مہر ہے۔

محمدؐ کے در کے ہوئے ہم سوالی
وہ عالم کے مولا، وہ عالم کے والی

کوئی دُوسرا اس سا لوگو کہاں ہے
وہ ہر اک سے اعلیٰ وہ ہر اک سے عالی

مصارع گو(سائلہ) ہر طرح کی مدح سے آگاہ ہے۔ وہ دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مولائے دہر کی مدح کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے:

مولا علیؑ، مولا علیؑ، مولا علیؑ مرے
وہ ہے سہارا ہر گھڑی ہوں اس لیے گدا
ہر معرکے کو سر کرے، حکمِ رسولؐ سے
کردار اس کا ہے وہ رحم کی ادا

اور اس کے مع سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل کے ٹکڑے، مالکہ طاہر، ملکہ دارالسّلام کی مدح کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے :

ٹکڑا مرے رسولؐ کے دل کا ہے طاہرہؓ
اس واسطے دہر سے اعلیٰ ہے طاہرہؓ
حامل وہ آگہی کی، مدّرس علوم کی
وہ عالمہ، وہ صالحہ، سارہ ہے طاہرہؓ

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح گوئی اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں کی مدح گوئی اس طرح ہو رہی ہے کہ :

اولیٰ و اعلا مرسلِ احمدؐ کی آل ہے
اسلام کی اماں ہے وہ مہر معال ہے
اسمِ اماماں ساری مہموں کا حل ہوا
اسمِ اماماں دہر کے لوگوں کی ڈھال ہے

ہر درد کی دوا ہوئی اس گھر کا آسرا
مولا کے لاڈلوں سے وِلا کا سوال ہے

اللہ سے دعا ہے کہ دائم، سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کی مدح کرے اور اس کی ولا دائم رہے اور دمِ معاد اس کو مدح کا صلہ ملے۔ مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس عالم اور اس عالم کی کامگاری عطا ہو۔ اللہ کرے اس طرح ہی ہو۔

سائل
صدارتی ایواڈ کا حامل
منظر پھلوری (شاعر غیر منقوط)

◆◆◆

حمد

اس طرح سے اللہ کا کرم اور رواں ہوا
اسمِ کرم اسی کا ہی ورد لساں ہوا

اللہ کا کرم ملا، ہر ہر گھڑی ملا
مونس وہی ہوا وہی ہر دُکھ کی اماں ہوا

دردوں کی وہ دوا ہوا درماں وہ روگ کا
احساں ہوا وہ ہر گھڑی، دار و الاماں ہوا

مولا وہی ماوا وہی اس کا کرم ہوا
ہادی ہمارا اس کا رسولؐ حکمراں ہوا

علم و عمل کی آگہی سے اس کے ہی اسم سے
سارے رسولوں سے مرا مولا کلاں ہوا

دو عالم کے والی

محمدؐ کے در کے ہوئے ہم سوالی
وہ عالم کے مولا دو عالم کے والی

وہ مولائے الوریٰ ہے وہ مہر و عطا ہے
اُسی سے ملی ہم کو آسودہ حالی

کوئی دُوسرا اس سے سا لوگو کہاں ہے
وہ ہر اک سے اعلیٰ وہ ہر اک سے عالی

وہی ہر مسلماں کے ہے دل کی ڈھارس
اسی واسطے ہوں اُسی کی سوالی

وہ ہر درد کی ہر الم کی دوا ہے
وہ راحم و ارحم وہ مہر کمالی

اکرم المرسولاں مالک ہر دوسرا
کر دو عدل، یہ سائلہ ہے سوالی

اُسوہ کامل سے ہو ہر راہ حاصل
علم ہو کہ ہو ادراکِ عالی

◆◆

مدحِ علیؑ

وردِ علیؑ ہے، ہر گھڑی اللہ کی عطا
مدحِ علیؑ کا سلسلہ دل کا ہے آسرا

مولا علیؑ ، مولا علیؑ ، مولا علیؑ مرے
وہ ہے سہارا ہر گھڑی، ہوں اس لیے گدا

علم و عطا وہی ہے، دلوں کی صدا وہی
اسلام کا وہ داعی اور دل کا مدعا

ہر معرکے کو سر کرے، حکمِ رسولؐ سے
کردار ہے اس کا عدل، وہ رحم کی ادا

اس کے در سے ہر گھڑی دل کو ملے سکوں
ادراک و آگہی وہی دے رہِ ہدیٰ

ہوں محمدؐ کس کے مولا، ہو علیؑ مولا اس کا
اللہ کی عطا وہ ہے، اور محمدؐ کا حوصلہ

دردوں کی وہ دوا، درماں وہ روگ کا
ساماں ہوا دہر کا، ہوئی اس در سے ہی عطا

مولود حرم ہو، کہ وہ اِسم علیؑ ہو
سہو کار ہوں میں کرم کی آس ہے مولا

◆◆

مدح طاہرہؑ عالم
(حضرت فاطمۃ الزہراؑ)

ٹکڑا مرے رسولؐ کے دل کا ہے طاہرہؑ
اس واسطے دہر سے اعلیٰ ہے طاہرہؑ

عالم کی ہر لساں سے رواں ہر گھڑی رہا
اسلام کا وہ اک ہی حوالہ ہے طاہرہؑ

حامل وہ آگہی کی، مدرس علوم کی
وہ عالمہ، وہ صالحہ، سارہؓ ہے طاہرہؑ

کوئی اسلام کی دوا ہے اور کوئی سکوں کی
وہ دو ہی لاڈلے اور ماں ہے طاہرہؑ

ٹوٹے دلوں کا آسرا اور حوصلہ وہی
ہمدرد سارے عالم کی، لکھا ہے طاہرہؑ

اس کے ہی در سے دہر کو امداد ہے ملی
اس واسطے ہی دہر کی ماوئی ہے طاہرہؑ

اُٹھ اُٹھ کے مل رہے ہوں اسے سرکارِ دوسراؐ
محمدؐ کا حوصلہ اور سہارا ہے طاہرہؑ

مولا علیؑ ، احمدِ مرسلؐ اور لاڈلے
ساروں ہی کی مدحِ اولیٰ ہے طاہرہؑ

محمدؐ کے لاڈے

(بہ حضور حضرت امام حسنؑ)

اولیٰ و اعلا مرسلِ احمدؐ کی آل ہے
اسلام کی اماں ہے وہ مہر معال ہے

اسمِ اِماماں ساری مہموں کا حل ہوا
اسمِ اِماماں دَہر کے لوگوں کی ڈھال ہے

دل کی مراد کا گہر اِس در سے ہی ملے
حاصل عطا ہو اور کسی سے محال ہے

ہر درد کی دوا ہوئی اِس گھر کا آسراء
مولا کے لاڈلوں سے وِلا کا سوال ہے

اس واسطے امامِ اولیٰ کو ہے سلام
سرکارؐ کا ہے لاڈلا اور امامِ کمال ہے

◆◆

محمدؐ کے لاڈلے

(بہ حضور سیّد الشہدا حضرتِ امام حسینؑ)

وہ ہے لاڈلا مالکؐ ہر دوسَرا
احساں ہے اُس کا ہر کسی سے ماورا

معصوم دے کے سوکھے صحرا مے
مار ڈالے کُل عدو، اس کا ہی حوصلہ

کر دے گوہر، گرد کی مٹی کو وہ
اس کی وِلا اس کا گھر ہی ہے آسرا

سلام اس کو ہر عمل اوّل کروں
واسطے سے اس کے کروں ہر دم دعا

ہر گھڑی ہے سائلہ کا مدعا
الم اس کا ہی ہر الم کی ہے دوا

◆◆

مدح محال ہے

اہلِ علم کے واسطے مدح محال ہے
گر محمدؐ کے لاڈلے کی وِلا محال ہے

ہرا لائے ملائک آسماں سے گل کدہ
اکرام ہے آرام و عطا کا ہلال ہے

ہٹ کے اُس گھر اولیٰ سے کہاں
دارالاماں ہم کو ملے، وہ محال ہے

مولود حرمؑ سرکارِ دوسراؐ ہو کہ طاہرہ
ہر ہر عطا اس گھر کی کسائے کمال ہے

سکھ سے ہی کر دے معمور وہ عالم سارا
سکوں ہی سکوں ہو، گر درودِ آلؑ ہے

کوئے احمدؐ سے ہی مہکے گا گھر سارا
کسی اور سے ملے گوہر کہے وہی محال ہے

واسطے معصوموں کے دے دے ادراک و آگہی
سائلہ کا لمحہ لمحہ اک ہی سوال ہے

◆◆

آلِ احمدؐ السّلام

سائلہ کی ہے صدا، آلِ احمدؐ السّلام
ہے ہمارا حوصلہ، آلِ احمدؐ السّلام

سہہ گئے دکھ والم کے سارے ہی وہ مرحلے
ماورا وہ لامکاں ہے، آلِ احمدؐ السّلام

حاصل ہوا صلِّ اللہ کی صدا سے ہر گھڑی
ہر کسی کے دکھ کو درماں، آلِ احمدؐ السّلام

واسطے اسمِ محمدؐ ہو گئے وہ ماورا
کر رہا مالک مدحا، آلِ احمدؐ السّلام

کھا رہے وہ لحہ لحہ روگ ہم کو دہر کے
رحم کی ہو عطا، آلِ احمدؐ السّلام

آلودگی سے لاکھ ہو عالَم گِھرا ہوا
طاہر کرے گا امام ہدا، آل احمد السّلام

◆◆

باب حمدِ ربی

جرأتِ حمد

مری زندگی کے مالک مجھے چشمِ نم عطا کر
جو ترے قریب لائے وہی سوزِ غم عطا کر

جو مجھے بھی لے کے جائے ترے برگزیدہ در تک
وہی راستہ دکھا دے، وہی پیچ و خم عطا کر

مری زندگی میں اب تک جو عنایتیں ہیں مجھ پر
رہیں اور بھی زیادہ، مجھے تُو نہ کم عطا کر

نہ رہے کوئی بھی حسرت نہ سماج کی سماجت
مجھے رحمتوں کے تحفے تو قدم قدم عطا کر

کوئی قرض رہ نہ جائے شبیں زندگی کا مجھ پر
مجھے دے دے اتنی مہلت، مجھے اتنا دم عطا کر

◆◆

ثنائے ربی

مَیں جب بھی دیکھتی ہوں آسمانوں کی طرف
تو ہر سُو دیکھتی ہوں تیری وسعتوں کو ہی بس

مرے لہو، مری رگ رگ میں بھی رواں تُو ہے
نہیں ہے ربط یہاں دل کی دھڑکنوں کو ہی بس

کسی سے مانگتی کچھ بھی نہیں ہوں تیرے سوا
جہاں میں ڈھونڈتی ہوں تیرے آسروں کو ہی بس

ہم ایسے کیا تری حکمت کو جان سکتے ہیں
شعور تیرا ہے تیرے پیمبروںؑ کو ہی بس

یہ مجھ پہ جلوہ گہِ پنجتن سے عُقدہ کھلا
احد کا سماز ملا ایسی ہستیوں کو ہی بس

حمد و ثنا

مکاں سے لامکاں کا ہے وہ مالک
وہی ہے آسرا ہر دُوسَرا کا

وہی والی، وہی ہے رحم والا
وہی ہے منتہیٰ ہر انتہا کا

وہی نکتہ، سرِ نکتہ رواں ہے
تو بے نقطہ ہو کیوں جلوہ خدا کا

کوئی حد ہے کہاں اس کے کرم کی
کنارہ کیا کوئی اس کی عطا کا

ہم عاصی اور ہیں آلودہ کردار
اور اس کو زعم ہے عفو خطا کا

کرے بخشش گنہ گاروں کی ہر دم
رہے کیا شائبہ کوئی سزا کا

وہ اپنے سایہ رحمت میں لے لے
یہی مقصود ہے حمد و ثنا کا

تو اپنی رحمتوں سے اس کو بھر دے
مسلسل ہاتھ خالی ہے دعا کا

◆◆

بارہ احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱

وہی کمال، وہی گلِ چیدہ
جس کے اخلاق ہوں پسندیدہ

۲

حسنِ سلوک کرتا ہے جو اہلِ خانہ سے
لازم ہے، مہماں کی بھی عزت کیا کرے

۳

حرزِ جاں کر لو یہ حدیثِ حسن
سرورِ پاکؐ نے ہے فرمایا
نہیں جنت کا مستحق وہ شخص
تنگ ہے جس سے، جس کا ہمسایہ

۴

کھولے زبان صرف بھلائی کے واسطے
بہتر ہے ورنہ آدمی خاموش ہو رہے

۵

اللہ کی قسم! نہیں مومن وہ آدمی
جس کی بدی سے جاگ اُٹھے تخریب شہر کی

۶

غصہ نکالنے کی جو طاقت میں شیر ہے
اس پر بھی ضبط کر لے اگر تُو دلیر ہے

۷

خود تو کھا لیتا ہے جو بھر کر پیٹ
اور رہتا ہے پڑوسی بھوکا
(کیسے ایمان سلامت رہ جائے)
نہیں، کامل نہیں ایمان اس کا

۸

جس نے ظالم کو پہچان کر ساتھ اس کا دیا
(سچ ہے) اسلام کے دائرے سے وہ خارج ہوا

۹

بہادر ہے وہی (مسرور دل آرا)
کہ جس نے نفسِ امارہ کو مارا

۱۰

وہ سب کچھ اور ہو سکتا ہے مومن
نہیں ہوتا وہ جھوٹا اور خائن

۱۱

جنت تلواروں کے سائے میں ملتی ہے
یہ فرمانِ رسولِؐ مکی و مدنی ہے

۱۲

(رسولِ پاکؐ کے اقوال حرزِ جاں رکھوں)
نماز آنکھ کی ٹھنڈک، نماز دیں کا ستوں

جھوٹی گواہی

(حدیث نبویؐ)

یہ جان لو تم جھوٹی گواہی کو
کہ یہ گناہ بڑا ہے اتنا کہ جو
قریب شرک کے جا پہنچتا ہے

◆◆

بابِ نعت

سعیِ نعت

دو عالم کا سمٹا ہوا حُسنِ عالی
وہ خضرائی گنبد، وہ روضے کی جالی

مری آرزوؤں کا حاصل مدینہ
مرا حُسنِ خواہش وہ طیبہ کا والی

جو اُس دولتِ در سے بھر جائے دامن
میسر ہو مجھ کو بھی آسودہ حالی

کرم کی نظر، اک کرم کی نظر ہو
نظر ہے سوالی تو دل بھی سوالی

درودوں کی سوغات لاتی رہوں میں
رہوں پیش کرتی سلاموں کی ڈالی

ترے در پہ آ کر یہی آرزو ہے
کہ مَیں چوم لوں بڑھ کے روضے کی جالی

عطا ہو تری شفقتوں کی جو مجھ پر
تو ہو جائے دنیا کے غم سے بحالی

دھوئیں کے حصاروں میں جکڑے ہوئی ہوں
نکالے گا اس سے ترا لطفِ عالی

شبانہؔ! مری آرزو ہے کہ دیکھوں
شب و روز خوابوں میں وہ کملی کالی

◆◆

نعت

کب سفر اور کوئی زادِ سفر دیکھتے ہیں
ہم تو آقا ہی کو تا حدِ نظر دیکھتے ہیں

آپؐ کے ذکر میں کی ہو جہاں بھی محفل
آسمانوں سے مَلک آ کے اُدھر دیکھتے ہیں

مجھ کو بھی دیکھنے والی وہ نگاہیں مل جائیں
جن سے دوری میں حضوریؐ کا وہ دَر دیکھتے ہیں

جن کو درپیش مدینے کا سفر ہو جائے
وہ نہ گھر بار نہ تکلیفِ سفر دیکھتے ہیں

جو درِ سرورؐ عالم کی طرف جاتی ہے
ہم تو خوابوں میں وہی راہ گزر دیکھتے ہیں

دل تڑپتا ہے شب و روز مدینے کے لیے
دیکھیں کب ہو گا دعاؤں میں اثر، دیکھتے ہیں

یاد شاہِ دو جہاں آئے تو پھر ہم بھی شبینؔ
اپنی آنکھوں کے اس آئینے کو تر دیکھتے ہیں

◆◆

جشنِ عیدمیلادالنبیؐ کے موقع پر

شہنشاہِ عالم کی یہ آمد کی خوشی ہے
ہر چیز مسرت سے یہاں جھوم رہی ہے

اللہ نے رحمت ہی بنا کر اسے بھیجا
بخشش کا مبشر ہے، وہ رحمت کا نبیؐ ہے

سرکارِ دو عالمؐ کی محبت کا یہ عالم
اک دولت کونین مرے دل میں بسی ہے

گویائی کی طاقت ہی کہاں میری زباں کو
اک حسرتِ توصیف کہ سینے میں دبی ہے

ہم پر بھی کرم کیجیے اے سیدِ عالمؐ!
امید کا پہلو تری رحمت لقمی ہے

حسنین کے صدقے میں کرم اے شہِ طیبہ!
ملت پہ بہت کرب و بلا آج بنی ہے

ہو جائے شبانہ بھی مدینے کو روانہ
آ جائے بہت جلد، مبارک جو گھڑی ہے

گل ہائے عقیدت

ہاں وہی اشک جو آنکھوں سے رواں ہوتے ہیں
قریۂ عشق میں لفظوں کی زباں ہوتے ہیں

نور پیکر جو سرِ کہکشاں ہوتے ہیں
شاہد ان کے اُنھی قدموں کے نشاں ہوتے ہیں

عاشقوں کو وہ دکھا دیتے ہیں جلوہ اپنا
درِ اقدس پہ فرشتے جو نہاں ہوتے ہیں

نعت لکھتی ہوں تو ہو جاتی ہوں خوش بو سے نہال
نعت کے لفظ محبت کی زباں ہوتے ہیں

ورفعنا لک ذکرک سے عیاں مجھ پر ہوا
تذکرے اُنؐ کے دو عالم کا بیاں ہوتے ہیں

میرے الفاظ بنیں لائقِ توصیف اُن کی
چاہتی ہوں مگر ایسے یہ کہاں ہوتے ہیں

ہیں شبانہؔ مرے گل ہائے عقیدت بھی گُہر
نعت ہوتی ہے تو پھر نور فشاں ہوتے ہیں

◆◆

شہرِ رمضان......

رمضان جگا دیتا ہے احساسِ قناعت
روزے سے میسر ہوئی انساں کو مودّت
اس ماہ میں ہو جاتا ہے شیطان لعیں قید
اللہ کا وعدہ ہے، ملے گی اس سے جنت

◆◆

نعت

جو حُسن ہے اُن کا، مہ و اختر میں کہاں ہے
حد یہ ہے کہ سایہ بھی برابر میں کہاں ہے

ہر ایک پیمبرؑ کے تھے اوصاف انھی میں
یہ بات کسی اور پیمبرؑ میں کہاں ہے

وہ ماہِ مکمل کہ نہیں جس کا کوئی مثل
دھبہ کوئی اُن کے رخِ انور میں کہاں ہے

نادم ہیں گناہوں پہ مگر جانتے ہیں ہم
حامی کوئی جز آپؐ کے، محشر میں کہاں ہے

محشر ہے تو وہؐ شافعِ محشر ہیں شبانہ
مایوسی کا سایہ، دلِ مضطر میں کہاں ہے

◆◆

نعت کے تناظر میں دوراں

اے گردشِ دوراں! تری حد ہے کہ نہیں ہے
ہم کو تو بہر حال محمدؐ پہ یقیں ہے

خواہش ہے کہ کھو جاؤں میں احمدؐ کے نگر میں
دل کے لیے آرام کی صورت تو وہی ہے

آیا یہ مجھے اسوۂ احمدؐ سے سلیقہ
جو خاک نشیں ہے، وہی افلاک نشیں ہے

ہر چند کہ ہے اور دیاروں میں بہت حسن
بے مثل مگر طیبہ و بطحا کی زمیں ہے

بھائیں جنھیں امریکا و یورپ کی فضائیں
ان سا کوئی کج فہم زمانے میں نہیں ہے

اعمال ہمارے ہیں کچھ ایسے کہ کہیں کیا
اخلاق گنوا بیٹھے ہیں، ایمان نہیں ہے

لوٹ آئیں گے اک روز یہ بھٹکے ہوئے راہی
طیبہ کی طرف، اتنا شبانہ کو یقیں ہے

◆◆

اسوہ کامل کو اختیار کرو

نبیؐ و آلِ نبیؐ سے ہمیشہ پیار کرو
درودِ پاک سے محفل کو مُشک بار کرو

بچھا کے آنکھیں سرِ راہِ کاروان حجاز
درِ نبیؐ سے بلاوے کا انتظار کرو

مرے حضورؐ دلوں کی پکار سنتے ہیں
حضورِ پاکؐ کے رستے کو اختیار کرو

جہاں کو امن و اماں کا پیام دیتے رہو
طریقِ ظالم و جابر پہ بڑھ کے وار کرو

وفا ہے اہلِ محبت کا شیوہَ برحق
وفا شعار رہو، ہاں وفا، شِعار کرو

خدا شناس اگر ہو، خود آگہی سیکھو
خود آگہی کے لیے خود پہ انحصار کرو

نئے جہاں کے فریب وگماں سے بچتے ہوئے
نبیؐ کے اسوہَ کامل کو اختیار کرو

اگر ہے رشتہ مودت کا آلِ احمدؐ سے
غمِ جہاں کو نہ سر پر کبھی سوار کرو

شبانہ روز کرو بے حساب ذکرِ نبیؐ
یہ دانہ دانہ عقیدت نہ تم شمار کرو

باب متفرقات

سفینہ پنجتنؑ

خود کو اخلاق کی پستی سے بچانے کے لیے
وقت کو دانشِ حیدرؑ کی ضرورت ہے بہت

جس کے اُسوہ نے ہمیں معرفت حق دی ہے
ہاں اسی اُسوۂ رہبر کی ضرورت ہے بہت

جو ہوا ایک ابراہیمی نظر سے پیدا
اسی گلزار کے منظر کی ضرورت ہے بہت

اب یہ خواہش ہے کہ ہو جائیں مسلماں یک جا
اسی یک جائی آخر کی ضرورت ہے بہت

کشتی پنجتن پاکؑ رواں ہے کب سے
آنکھ کو دیدۂ منظر کی ضرورت ہے ابھی

◆◆

کربلا

کیا ہے نقش کربلا؟ نقشِ وفا ہے کربلا
حشر تک سارے زمانوں کی صدا ہے کربلا

دیکھیے تو نو بہ نو پیہم دکھوں کی داستاں
پوچھیے تو دینِ احمدؐ کی بقا ہے کربلا

ظالموں کے واسطے محشر تلک عبرت کدہ
اور ہر مظلوم کا طرزِ انا ہے کربلا

ہے شجاعت اور شہادت کا کوئی رنگیں باب
عشق کا آئینہ صبر و رضا ہے کربلا

جذبہ ایثار کو بیدار رکھنے کے لیے
ہر کمالِ حریت کا راستہ ہے کربلا

کاٹتی جاتی ہیں سینوں کو الم کی برچھیاں
کیوں نہ ہوا ایسا کہ یہ اک کرب و بلا ہے، کربلا

جب بھی پڑھتی ہوں تو دل سینے میں کٹتا ہے شبیںؔ
آلِ احمدؐ کی کتابِ غم فزا ہے کربلا

◆◆

منقبت

(بہ حضور حضرت علی علیہ السلام)

ذکرِ علیؑ ہے اور محبت کا سلسلہ
مربوط جن سے ہے مری چاہت کا سلسلہ

ہجرت کی شب ردائے پیمبرؐ کے لمس سے
طے ہو رہا تھا شہر سے ہجرت کا سلبلہ

بعدِ رسولؐ اُن سے امامت کی ابتدا
جاری ہے جن کے بعد امامت کا سلسلہ

ذاتِ نبیؐ سے آلِ پیمبرؐ تمام تر
ہر ظلم کے خلاف عزیمت کا سلسلہ

آلودگی سے لاکھ ہو دنیا بھری ہوئی
ہو گا نہ ختم اُن کی طہارت کا سلسلہ

خطرے میں آ گیا جو پیمبرؐ کا دین تک
قائم کیا علیؑ نے شریعت کا سلسلہ

مجھ کو شبانؔہ آلِ پیمبرؐ سے ہے وِلا
ہے کیا عظیم میری عقیدت کا سلسلہ

مدحتِ حضرت فاطمہ زہراؑ......

کس درجہ اپنی شان میں اعلیٰ ہیں فاطمہؑ
سچ ہے دلِ رسولؐ کا ٹکڑا ہیں فاطمہؑ

مداح ان کا عالمِ عقبیٰ تمام تر
ممدوحِ کائنات تمنا ہیں فاطمہؑ

صدمے اٹھائے، چھوڑی نہ اللہ کی رضا
صبر و رضا کا عزمِ سراپا ہیں فاطمہؑ

بنتِ نبیؐ ہے اور حسینؑ و حسنؑ کی ماں
دنیا کی ساری ماؤں سے اعلیٰ ہیں فاطمہؑ

دنیا کی مائیں آپ کے نقشِ قدم پہ ہوں
میں نے اٹھایا ہاتھ دعا کا ہیں فاطمہؑ

فکر و عمل میں نقش گر جلوۂ صفات
علم و حکم کا گوہرِ یکتا ہیں فاطمہؑ

سردار ہے زنانِ جنۃ کی بھی وہ شبیہؐ
سیرت میں ایسی صورتِ زیبا ہیں فاطمہؑ

◆◆

بہ حضورِ امام حسنؑ

علیؑ کے لال کی توصیف کر رہی ہوں مَیں
کہ جیسے خلد تعمیر کر رہی ہوں مَیں

مَیں دیکھتی ہوں تصور میں اُن کی رعنائی
جہانِ حِلم و صفا میں اُتر رہی ہوں مَیں

حسنؑ تھے سیدہؑ طاہرہؑ کی آنکھ کا نور
اسی کی روشنی دامن میں بھر رہی ہوں میں

علیؑ کا بیٹا، نواسا مرے حضور کا تھا
سو اُن کے ذکر سے پیہم نکھر رہی ہوں میں

اگر مَیں کرتی نہیں ذکرِ آلِ پیغمبرؐ
تو گویا عمر کو بیکار کر رہی ہوں مَیں

◆◆

ایسا کوئی شبیرؑ کہاں

جیسے شبیرؑ ہے ایسا کوئی شبیرؑ کہاں
ان کی شمشیر کے آگے کوئی شمشیر کہاں

عظمتِ دینِ محمدؐ کے تحفظ کے سوا
کوئی زینب کی نگاہوں میں ہے جاگیر کہاں

کسی مذہب، کسی تہذیب میں دنیا والو!
کوئی بیمار ہوا لائقِ تعزیر کہاں

ہائے معصوموں پہ یہ طوق و سلاسل کا ستم
کس پہ پڑنی تھی مگر پڑ گئی زنجیر کہاں

آلِ احمدؐ کی مودّت سے ملی ہے عزت
ورنہ دنیا میں شبانہ کوئی توقیر کہاں

رباعی

نکلی جو دمِ حرب حسامِ عباسؑ
خود آئی قضا برسلام عباسؑ
تھیں خوف سے روحیں تن اعداد کی ہوا
گویا ملک الموت تھا نام عباسؑ

سلام اے شہِ کربلاؑ

اے محمدؐ کے دلارے السّلام
فاطمہ کے ماہ پارے! السّلام

السّلام اے صاحبِ صدق و صفا
السّلام اے رونقِ بزمِ حیا

السّلام اے فارقِ رد و قبول
تجھ سے قائم نظمِ آئین و اصول

اے شہنشاہِ شہیداں السّلام
السّلام اے روحِ ایماں السّلام

السّلام اے سرورِ تفہیم دیں
السّلام اے شارحِ علم الیقیں

السّلام اے ناطقِ علم و خبر
السّلام اے رہ برِ ہر راہ بر

السّلام اے نورِ چشمِ بوترابؑ
السّلام آلِ نبیؐ کے ماہ تاب

اے حسینؑ، اے صاحبِ صبر و قرار
ہر جہاں تیری صداقت پر نثار

کربلا کی خاک پر تیرا لہو
ظالموں پر آج بھی ہے خندہ رُو

تجھ سے خائف ہر زمانے کا یزید
کون تجھ سا ہے شہید ابنِ شہید

◆◆

قرآن مجید

اللہ کی رحمتوں کا وسیلہ قرآن ہے
میرے نبیؐ کا دیکھ قصیدہ قرآن ہے
رمضان کے وہ عشرہ آخر کی طاق رات
جبریلؑ لے کے آئے جو سندیسہ قرآن ہے

◆◆

ذکر

حُبِ نبیؐ و آلِ نبیؐ سے جو دل خالی ہوتا ہے
ہاتھ میں اس کے کچھ نہیں آتا، ہاتھ سوالی ہوتا ہے

ساتھ اللہ کے پیاروں کا بھی ذکر یقیناً آئے گا
ذکرِ خدا تو غنچہ غنچہ، ڈالی ڈالی ہوتا ہے

دیکھیے کب ملتی ہے مجھ کو منزلِ زیارت، کب آخر
میری چاہت کی خوشیوں کا حکمِ بحالی ہوتا ہے

شہرِ علم رسول اللہؐ کی ذات اقدس ہے بے شک
اس کا دروازہ بن کر پھر علیؑ ہی عالی ہوتا ہے

آلِ طاہر و طیب کی کب ڈھونڈ سکا ہے مثال کوئی
جو بھی اُن کا ذکر کرے وہ ذکر مثالی ہوتا ہے

دیکھ نہ پایا جب نبیؐ کے جذبوں کی تصویر کوئی
جو جذبہ تصور بنے، روضے کی جالی ہوتا ہے

میرے نبیؐ کا رتبہ ہے انا اعطینٰک الکوثر
وسعت اس سے بڑھ کر، جتنا ذکر عالی ہوتا ہے

◆◆

مَیں بارہا پڑھتی ہوں درود محمدؐ و آلِ محمدؐ پر
خیال آتا ہے جب جب مجھے فرمان باری کا

اسیرانِ کربلا

بچوں کے چہروں پر
ہیں طمانچوں کے نشاں
گودیں خالی اور
قیدی نبی کی بیٹیاں
صد حیف، صد حیف
اُنھیں بے مقنہ (مقنا) و چادر
اونٹوں کی پیٹھوں پر
کنیزوں کی طرح
باندھا جا رہا ہے

◆◆

کرب و بلا نے چومے جو شاہِ زمن کے پاؤں
صحرا کو یاد آ گئے خیبر شکن کے پاؤں

تھا ہر قدم پہ ظالم و باطل کا سامنا
آ کھڑے نہ راہ حق سے غریب الوطن کے پاؤں

دیکھا سوار ان کو جو دوش رسولؐ پر
چومے ہیں ہر کسی نے حسینؑ و حسنؑ کے پاؤں

مداح پنجتنؑ میں عمریں گزار کر
جمنے دیئے نہ گردش چرخ کہن کے پاؤں

کشتۂ تیغ نے دیا شبیرؔ یہ سبق ہمیں
بھٹکیں نہ حق کی راہ سے باطل شکن کے پاؤں

◆◆

استعارہ غم کا اور صبر کا عنواں ہے حسینؑ
آسمان حریت کے ماہ تاباں ہیں حسینؑ

ایسی نظیر دیکھو کہیں بھی نہ مل سکی
نیزے پہ قرآں بولا، خود قرآں ہیں حسینؑ

فاسق کی بیعت کیوں کر کر سکتے تھے امامؑ
حق ان کا اپنا، اور حق کے خواہاں ہیں حسین

ہے اگر دل میں لگن اور حق کی جستجو
رہبر انسانیت، سن اے مسلماں ہیں حسینؑ

اسلام میں ہے شہادت کا صلہ خلد بریں
مالک خلد بریں اور شاہ جواں ہیں حسینؑ

چشم فلک نے کب بھلا دیکھا ہے ایسا ماجرا
بھائی بیٹے دے کے خود بھی قرباں ہیں حسینؑ

باب ہو ذوالحجہ کا کہ محرم کا چاند ہو
کہے ذبیحِ خلیل وجد میں، ذیشاں ہیں حسینؑ

ارشاد نبیؐ نہ بھولو یہ کبھی میلاد میں شبیںؔ
یہ مجھ سے، میں ہوں اس سے مری جاں ہے حسینؑ

منافق کی نشانیاں

(از روئے حدیث پاک)

یقیناً وہ منافق ہے یقیناً
امانت میں خیانت کرنے والا
مسلسل جھوٹ بولے (عادتاً بھی)
کبھی کرتا نہیں وعدہ وہ سچا
شرافت کی حدوں سے بھی گزر جائے
اگر کر بے لڑائی اور جھگڑا

عالم ہے مست عاشقی بوتراب میں
جس گھر کی اِک مثال نہیں ہے حساب میں

حکمت، شجاعتوں کے ولی اور امامؑ ہیں
دونوں جہاں ہیں شامل اس نصاب میں

ہے عشقِ علیؑ، عشقِ خُدا اور عشقِ مصطفیؐ
شامل حسنؑ، حسینؑ بھی ہیں ان کی جناب میں

یکتا و بے نظیر ہیں مباہلہ کے صاحبان
سب کچھ لکھا ہے دیکھیے اُم الکتاب میں

گزری ہے عمر منقبتِ بوترابؑ میں
فضلِ خدا سے طاق ہوں اپنے حساب میں

کرنا سوال سوچ کر اے منکر و نکیر
نادِ علیؑ پڑھوں گا تمھارے جواب میں

◆◆

نوٹ :۔ داداجان سیّد کاظم علی زیدی کی منقبت سے ماخوذ۔

قطعہ

لہو میں موجِ رواں آبِ صد حیات ہوئی
کہ نبضِ دستِ مبارک میں کائنات ہوئی
بھڑکتی پیاس کے آگے فرات قطرہ تھا
زبانِ خشک پہ تکبیر، حق کی ذات ہوئی

فضائل آلِ پاک کہاں، کہاں قلم میرا
یہ اور بات کہ رکھ لیں حضورؐ بھرم میرا

اُن ہی کا عشق رفیقِ جان ہے ازل سے
وظیفہ درودِ پاک ازل سے ہے دم بہ دم میرا

ہم اُن کی دُھن میں سدا گم ہیں راہِ شوق میں
ثناء آلؑ پاک لکھتا رہے گا قلم میرا

بروزِ حشر بنی ہو گی اپنی جان پہ جس دم
خیال رکھیں گے آقاؐ ہی دم بہ دم میرا

کمال میرا نہیں پختہ، فکر اپنی ہے مفلوج
مدحِ حضورؐ کی لکھے کس طرح قلم میرا

ہم اُنؐ کی دُھن میں مگن راہِ شوق میں ہیں
ثنا تمام کی لکھتا رہے شبیںؔ قلم میرا

◆◆

حب نبیؐ و علیؑ کا جو دل ترجمان ہے
حاصل اُسی کو دونوں جہاں میں امان ہے

کرب و بلا کا باب بھلایا نہ جائے گا
یہ اصل واقعہ ہے کہ نہیں داستاں ہے

جو زندگی کو روپ دیا ہے حسینؑ نے
ایسی نظیر کب سر بزم جہاں ہے

آل نبیؐ کی منزل مقصود کب ہے یہ
اک فرات خواہش زعم و گمان ہے

وہ غم شبیںؑ صرف غم کربلا تو ہے
جو کہ نکھار حرف اور صوت و زبان ہے

◆◆

نوحہ

شام سے آتی ہے رونے کی صدا
سینہ زخمی ہے، نہیں سونے کی جا
اب تو آ جائیں چچا، اب تو آ جائیں چچا

یاد بابا کی ہے اور علی اصغر کی
بھائی قاسم کی اور علی اکبر کی
ہائے کیوں پانی نہ اُن کو مل سکا
اب تو آ جائیں چچا، اب تو آ جائیں چچا

مجھ کو رونے بھی نہیں دیتا کوئی
سوؤں، سونے بھی نہیں دیتا کوئی
زندگی ہے یا سماں ہے موت کا
اب تو آ جائیں چچا، اب تو آ جائیں چچا

سر پہ اب چادر بھی نہیں مادر کے
ہاتھ بھی باندھے گئے خواہر کے
ہو گئی ہر اِک ظلم کی اب انتہا
اب تو آ جائیں چچا، اب تو آ جائیں چچا

◆◆

سوز

(بیان رخصتِ امامِ عالی مقامؑ)

جانے لگے شاہؑ مدینے سے جس گھڑی
برپا ہوئی مدینے کے ہر گھر میں کھلبلی

روضے پہ جا کے ناناؐ کے شبیرؑ نے کہا
ناناؐ سلامِ آخر ہو، دل گیر نے کہا

نانا میں جا رہا ہوں تیرا شہر چھوڑ کر
مادر کی قبر، لاڈلی دُختر کو چھوڑ کر

ہم کو پکارا ہے تیرے دینِ مبین نے
خطرہ ہے تیرے دین کو عدوئے لعین سے

اسلام کے لیے میں ہر حد پہ جاؤں گا
گھر کو لٹاؤں گا، سر بھی کٹاؤں گا

یاسرؓ، عباسؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بھی دوں گا میں
حق کے لیے تو ناناؑ اصغرؑ بھی دوں گا میں

◆◆

رُباعی

(اے عدوئے حق)

ترا مقصود حکومت ہے مگر پھر بھی
دینِ اعلیٰ سے بغاوت ہے مگر پھر بھی
تشنہ لب اصغرِ معصوم کو بھی دیکھ ذرا
ابنِ حیدرؑ سے عداوت ہے مگر پھر بھی

(کتابِ وفا)
شانِ غازی عباس علمدارؑ

خُدا گواہ ہے کہ عباسؑ کا جواب نہیں
یہ ہے قرآن وفا، ایسی کوئی کتاب نہیں

بہت شہید ہوئے اور کئی بنے غازی
مگر عباسؑ سا کوئی بھی کامیاب نہیں

علیؑ مدد تھے نبیؐ کی یہ مدد حسینؑ کی ہیں
بے مثل ہیں وہ ان کا بھی کوئی جواب نہیں

یہ لے لو مشک چچا، پانی لا کے دے دو ہمیں
لبوں پہ دم ہے، سکینہ میں اتنی تاب نہیں

لیا جو مشک و علم، قہر بن کے یہ برسے
عدو کی فوج پہ اس سے بڑا عذاب نہیں

سبھی دلیر تھے اور تھے جاں باز سبھی
سپاہ شاہ میں پر ایسا کوئی جناب نہیں

زمانہ کہتا ہے شہیدوں کا غم نہیں کرتے
ذکرِ غم حسینؑ سے بڑھ کر کوئی ثواب نہیں

◆◆

اصحابؓ۔ رضا کے پیکر

تھے عجب شان کے اصحابؓ، وفا کے پیکر
جو نبیؐ کے ساتھ تھے اصحابؓ، رضا کے پیکر

کس طرح بھولے گا زمانہ چاہت اُن کی
یا خُدا کیسے تھے وہ اصحابؓ ، سخا کے پیکر

کھا کے پتھر اور تازیانے ریگ صحرا میں
جان دینے کو ہیں تیار اصحابؓ، وفا کے پیکر

خندہ لب فاسق و فاجر کے مقابل وہ تھے
جو رہے ہوں کہیں بھی اصحابؓ شُجا کے پیکر

وہ نبیؐ کے ہوں علیؑ کے یا اصحابِ حسینؑ
بجھے چراغ پہ پرکھے گئے اصحابؓ، ضیاء کے پیکر

کون کہتا ہے نہیں ہم کو محبت اُن سے
یاد رکھتے ہیں شبیں اصحابؓ، صفا کے پیکر

◆◆

رباعی

شرف کس کو ہوا حاصل کبھی ایسا زمانے میں
نہیں خوش بخت کوئی دل کے اس آئینہ خانے میں
نظر کوئی بھی اُٹھا کر دیکھ لے دیوارِ کعبہ کو
علیؑ جس سمت سے آیا محمدؐ کے گھرانے میں

◆◆

شگوفوں کی ہے مہک کرب و بلا میں
ستاروں کی ہے چمک کرب و بلا میں

اُٹھی ہوئی حق کی خاطر تلواروں کی
گونجتی ہے کھنک کرب و بلا میں

صدائیں آتی ہیں ہر وقت ہر لمحہ
درود گو ہیں مَلک کرب و بلا میں

عشق کی جانب اُٹھے ہیں جو نقشِ پا
اُن کی ہے ملتی جھلک کرب و بلا میں

میری دُعائیں میرے آنسو بن کر
گم رہیں دیر تلک کرب و بلا میں

ہے اس زمیں کو حاصل یہ رُتبہ شبیؑ
جُھک کے آتا ہے فلک کرب و بلا میں

رباعی

دلِ سجاد پر کیسا یہ اک مشکل مقام آیا
بہ اندازِ غریبانہ وہ شاہِ نیک نام آیا
اس بیمار پر یہ ساری امت ناز کرتی ہے
سفیرِ صبحِ نو آیا، اسیرِ عہدِ شام آیا

منقبت

رقم کرتی ہوں مَیں کچھ حیاتِ علیؑ
ہیں دل پہ نقش واقعات علیؑ

اگر ہے شعور تو دیکھیں اور سبق سیکھیں
ہے اِک مجموعہ اوصاف ذاتِ علیؑ

وصی ہیں، ولی ہیں اور ابوالآئمہ
لکھوں مَیں عاجز کیا کیا صفاتِ علیؑ

کٹی ہے تبلیغ و جہاد میں زندگی ساری
تھی روشن نورِ حق سے کائناتِ علیؑ

جھکایا سر نہ کبھی باطل کے سامنے
بڑی ہی تھیں صبر آزما مشکلاتِ علیؑ

اُٹھا ہے جنازہ دوش حسنینؑ پہ اُن کا
شریکِ درد و غم ہیں باقیاتِ علیؑ

◆◆

سوز

آیا نہیں وہ اکبرؑ جی دار کہاں ہے
ہائے! وہ مرا ہم شکلِ مختارؐ کہاں ہے

جھک گئی ہے شاہؑ کی کمر بعد تمھارے اکبرؑ
دے کون سہارا، عابدؑ بیمار کہاں ہے

ہر ایک سے ہی پوچھتی رہتی تھی یہ زینبؑ
اکبرؑ کہاں ہے میرا علم دارؑ کہاں ہے

تھا باپ کے بڑھاپے کا سہارا اکبرؑ
بھاری تھا جو عدو پر، ثانی کرار کہاں ہے

صغریٰ نے دیکھا خواب، ہے سہرا لہو میں تر
رو کر پکارا بھائی میرا، میرا دلدار کہاں ہے

پانی نہ مِلا ناوک حلقوم پہ لگا
بانو پکاری میرا مہ شیر خوار کہاں ہے

◆◆

اے اللہ! تو نے دیکھا کیسے؟

چار اطراف چٹیل میداں
آگ برسا رہا تھا آسماں
نہ تھا کوئی سایہ، نہ سائباں
سہ روز کا بھوکا پیاسا مہماں

بچے بھی بیبیاں اور پیر و جواں بھی
سب تشنہ لب، حیراں ترساں بھی
اصغرؑ سا معصوم، اکبرؑ سا جواں بھی
موت تھی شرمندہ، زندگی پریشاں بھی

اک طرف جمِ غفیر اور تھا تنہا حسینؑ
وہ نواسۂ نبیؐ وہ گھر کا لاڈلا حسینؑ
قربان کر چکا جب سارا قافلہ حسینؑ
لاشوں کو کبھی خیموں کو کبھی دیکھتا حسینؑ

گردن پہ اب ہے خنجر اور آخری سجدہ
ابراہیمؑ بولے نہیں اب دید کا حوصلہ
صبر حسینؑ پر ہیں یعقوبؑ بھی حیراں
کُل انبیا کے ساتھ محمدؐ ہیں اشک فشاں

کربل کی طرف دیکھا تو دل نے یہ پوچھا
میرے مالک تو نے کیسے دیکھا یہ ماجرا
حسینؑ کے ساتھ ساتھ (ہم نے یہ جانا)
یہ تھا تیرے صبر کا بھی امتحان کڑا

سلام

تمام روز و شب اُن کو سلام کرتے ہیں
کہ جن کا جن و ملک احترام کرتے ہیں

بری ہیں قیدِ مکاں سے امامِ عصر مگر
وہ مومنوں کے دلوں میں قیام کرتے ہیں

انھی کے ذکر سے ہوتی ہے ابتدائے سحر
انھی کے نام سے آغازِ شام کرتے ہیں

کسے کلام ہے ان کے کلامِ برحق میں
جو کم سنی میں مکمل کلام کرتے ہیں

وہ کیا سمجھتے ہیں دنیا کی بادشاہی کو
جو رفعتوں پہ مسلسل قیام کرتے ہیں

علیؑ کی ذات کو ملتا ہے رتبۂ عالی
نظر کسی پہ جو خیرالانامؑ کرتے ہیں

وہی تو ہوتے ہیں خوش بخت اے شبیںؔ کہ جو
علیؑ کا ذکر بہ صد اہتمام کرتے ہیں

◆◆

عصرِ حاضر کا نوحہ

کہیں ماؤں کی چیخیں ہیں
کہیں بچوں کے لاشے ہیں
ہر اِک گھر میں اُداسی ہے
ہر اِک آنکھ میں آنسو ہیں

کہیں بچوں کے بستے ہیں
جنھیں سکول جانا تھا
کہیں نوجوان میتیں ہیں
جنھیں کام پہ اپنے جانا تھا

بہت سے گھر ہو گئے بے گھر
بہت سے گھر ہو گئے پتھر
کسی کا دل شیشہ ٹوٹا
کسی کا گھر ہی نیا اُجڑا

کسی کے گھر شادی تھی
کسی کے گھر مہندی تھی
اچانک وہ ہوا اِک دم
حشر بپا ہو گیا اِک دم

جہاں کچھ دیر خوشیاں تھیں
وہاں ماتم اور آہیں تھیں
جہاں پر شور تھا کل تک
وہاں پر اب خموشی ہے ہر پل

چہار جانب جہاں دیکھا
قیامت ہی قیامت ہے
ہر اک جانب لہو میں تر
بہت سی لاشیں بکھری ہیں

مَیں کیا لکھوں لفظوں میں
کہ مَیں نے دیکھا ہے کیا کیا
مسلمان کا قاتل بھی مجھ کو
مسلمان ہی کیوں نظر آیا

اچانک ہی دل میرا تڑپا
اور خیال یک دم وہاں پہنچا
یہاں جب ایسی حالت ہے
تو کربلا میں ہوا نہ تھا کیا کیا

مسجد ہو یا کوئی سی جا
نہیں محفوظ ظالموں سے وہ
یہ حرص و طمع کے کھیل سبھی
سب کھیل رہے ہیں بڑھ چڑھ کر

سنو! ہمیں آواز دیتی ہیں
یہ اُجڑی بے کفن لاشیں
کہ دُعا مانگو حسینؑ کے صدقے
مہدی ہادیؑ کا جلد ظہور ہو

◆◆

بابِ مُناجات

مناجات

کر دے کرم یارب! شاہ دُوسَرا کا واسطہ
فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ کا واسطہ

ٹال دے مشکلیں قوم کی بارِ الٰہا
شاہِ شیرِ یزداں شاہ مشکل کشا کا واسطہ

دُور ہوں رنج و الم، حاصل سکون ہو
ہو تجھے شہزادہ امن، سبز قبا کا واسطہ

میرے مالک التجا سُن اس دلِ رنجور کی
اصغرؑ، اکبرؑ اور شہید کربلا کا واسطہ

مومنوں کی ہر جا، تُو حفاظت کرنا مالک
عابدؑ مضطر، گرفتار رنج و بلا کا واسطہ

احساسِ خودی اور محبت و اخلاص دے
باقرؑ و جعفرؑ کا کاظمؑ اور رضاؑ کا واسطہ

حق کی راہ پہ ہم رہیں چلتے تاحیات
مولا تقیؑ اور اُن کے ماہِ لقا کا واسطہ

قوم کے جوانوں کو جذبۂ ایثار دے
اکبرؑ ذیشان، شبیہِ مصطفیٰؐ کا واسطہ

جُز غمِ شبیرؑ دنیا میں نہ ہو کوئی غم
عسکریؑ اور قائمؑ آلِ عباؑ کا واسطہ

ہر کنیزِ بتول کا پردہ اس عصر میں
رکھنا قائمؑ بی بی کی ردا کا واسطہ

ہے یہی اثاثہ غلامی درِ شبیرؑ کا
ہر دُعا کرتی ہوں دے کر صاحبانِ کسا کا واسطہ

◆◆

اے خدا

اے خدا مجھ پہ تو کرم کر دے
میری آنکھوں کو اور نم کر دے

ایسا نم جس میں سوزِ ملت ہو
سوز میں جذبۂ اخوت ہو

قومِ کج فہم کو ذکی کر دے
اس کا دامن صفات سے بھر دے

واحدہٗ لاشریک اے مولا
قوم کے حال پر کرم فرما

اے حسیں کائنات کے خالق
چار سُو، شش جہان کے خالق

یہ جو ملت ہے پستیوں میں گم
ہو چکی غیر ہستیوں میں گم

کلمہ گو ترے نبیؐ کی ہے
چال سب اس کی گم راہی کی ہے

دل کی بیمار، جسم کی بیمار
یعنی ہر ایک قسم کی بیمار

کوئی اس کا علاج کیا ہو گا
تجھ سے جب تک نہ واسطہ ہو گا

واسطہ تیرا، تیرے پیاروں کا
تیرے اُن سارے جاں سپاروں کا

حق کی خاطر جو جان دیتے رہے
تیری راہ کے نشان دیتے رہے

واسطہ سرورؐ دو عالم کا
تیرے محبوبؐ کا، مکرمؐ کا

مشکلوں سے نکال دے ہم کو
حُسنِ پیکر میں ڈھال دے ہم کو

◆◆

یارب

یارب نگاہ کو کوئی ایسا کمال دے
جو مردہ قومیت کو دوبارہ اُجال دے

کر باریاب فکرِ حسینؑ سے قوم کو
منزل کی سمت جانے کا رستہ نکال دے

مومن دکھائی دیتے نہیں ہم کو چار سُو
عباسؑ کا جلال، حسینؑ جمال دے

یارب بنا دے ملک کو گہوارہ امن کا
ابلیس ہے عروج پہ، اس کو زوال دے

سب ایک دوسرے سے ملیں، جیسے بھائی ہوں
انساں کی نفرتوں کو محبت میں ڈھال دے

کتنی مصیبتوں کی کڑی دھوپ چھا گئی
ہم پر تو اپنے رحم کے بادل اُچھال دے

ہم معصیت شعار سہی، اپنے لُطف سے
سر پر جو آ گئی ہیں بلائیں، وہ ٹال دے

جتنی بھی کر چکے ہیں خطائیں، معاف کر
ظلمت کے ہر حصار سے ہم کو نکال دے

یہ آرزو ہے میری شباؔنہ! وہ دن بھی آئیں
ہم اک جسد ہوں اور زمانہ مثال دے

◆◆

دستِ دعا

یا ربِ ذوالجلال والاکرام یا کریم
ارض و سما کے خالق بے مثل، یا رحیم

یکتائے وصف ، اول و آخر کی آبرو
ہر ابتدا ہے تجھ سے، ہر اک انتہا ہے تو

میں اک گناہ گار و خطا کار سر بہ سر
مجبور و بے کس اور میں لاچار سر بہ سر

مَیں جانتی ہوں ہمارے گناہوں کی حد نہیں
کس طرح ہم بچیں گے، جو تیری مدد نہیں

تیری نگاہِ لطف کی اُمیدوار ہوں
غم سے نڈھال ہوں مَیں، دُکھوں کی پکار ہوں

مَیں خاک زاد، رحمتیں تیری ہیں بے کنار
مَیں کم سواد، تیرے خزانوں کا کیا شمار

دے مجھ کو اپنے چشمۂ کوثر کی ایک موج
یعنی ترے کرم کے سمندر کی اک موج

ہو جاؤں مَیں نہال اُس آبِ حیات سے
دُھل جاؤں میں عطاؤں کے رودِ فرات سے

آقا مجھے اک شرابِ طہورہ کا جام دے
تشنہ لبوں کو وہ مئے کاس الکرام دے

جس سے بدن میں ختم ہوں بیماریاں تمام
ملت کی جس سے دُور ہوں عیاریاں تمام

بے رہ روی، خرابیاں اس قوم کی ہوں دُور
جھک جائے تیرے آگے ہر اک جسمِ بے حضور
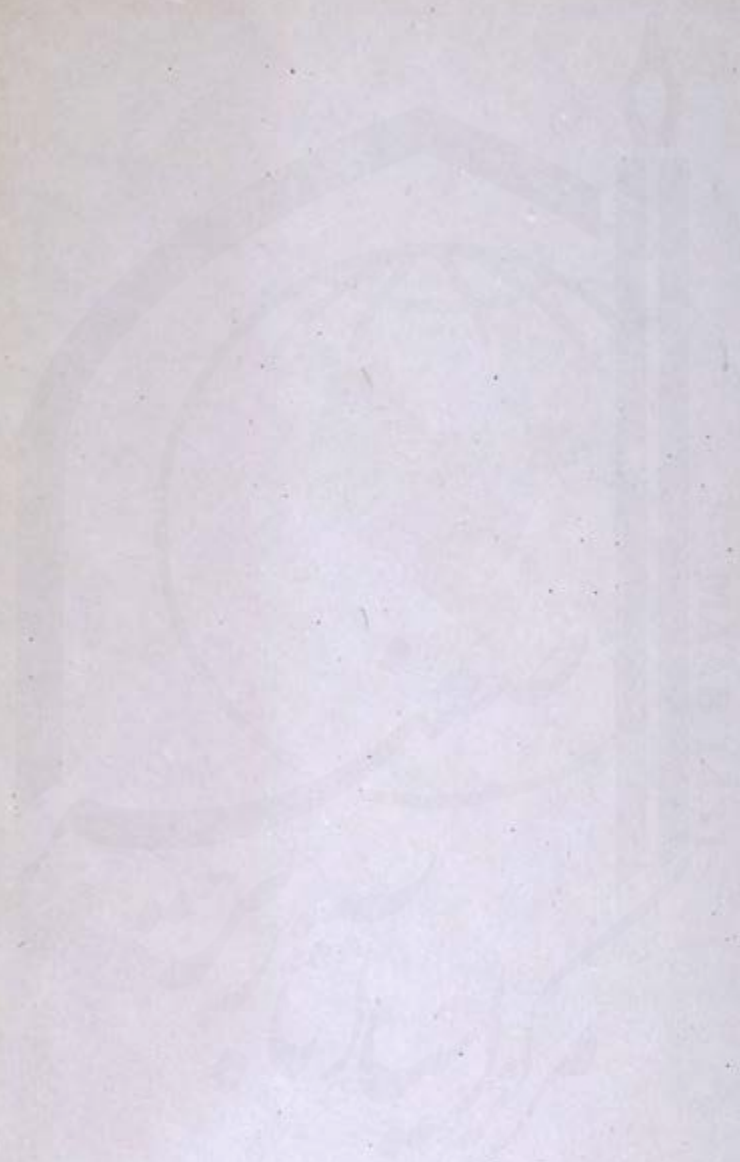
اس قوم کو تری ہی عطا کا خمار ہو
غیروں سے ہٹ کے تیری عبادت گزار ہو

بغض و حسد تمام ہوں، اس قوم کے تمام
مشہورِ شر ہے، اب ہو عمل سے یہ نیک نام

اے ربِ ذوالجلال والاکرام ایک تو
میری ہر آرزو کا ہے اتمام ایک تو

◆◆

مختلف اصناف شاعری میں رثائی ادب نے عہدِ موجود میں جن امکانات کے حوالے سے امید افزا صورت احوال کا آئینہ تراشا اسے دیکھ کر یقین آ گیا ہے کہ رثائی ادب کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا چاہتا ہے۔ رثائی ادب کی اصطلاح برتنے میں شعرائے محمد و آلِ محمدؐ کے پیشِ نظر وہ عظیم المرتبت ہستیوں کے فضائل و مصائب سے قارئین ادب کو مطلع کرنا ہے جنہیں عالمِ انسانیت کی فلاح مقصود رہی۔ یہ درست ہے کہ رثائی اشعار میں خاندان نبوت کے افراد خصوصاً اولادِ علیؑ و فاطمہؑ کا ذکر جمیل کیا جاتا ہے اور ان کی عظیم قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی مدح سرائی میں ہمارے شاعروں نے ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جو عام لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل تھے۔ محترمہ سیدہ شبانہ زیدی نے اس مجموعۂ مدحت میں نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ پنجتن پاک سلام اللہ علیہما کے کردار و عمل کا ایسا مرقع کھینچا ہے کہ بہ یک وقت خوشی و غم کا حسین امتزاج قاری کے دل میں ترازو ہو جاتا ہے۔

شاعری میں اُسلوب کی انفرادیت اور طرزِ ادا میں احتیاط کے ساتھ موضوعات میں تنوع کا ہونا مقبولیت کا سبب بنتا ہے۔ اس کے برعکس فکری ارتقا میں انجمادی کیفیت سے موضوعات کو دہرانے کا عمل قاری کو ناگوار گزرتا ہے کہ وہی سنتے ہیں جو پہلے بھی سنا ہوتا ہے۔ شبانہ زیدی کی مدحت نگاری میں عصری شعور اور موضوعات کی ثروت مندی ان کی شاعری کا طرح امتیاز ہے "موجِ سبد گل" میں ان کا عقیدہ اور عقیدت قاری کو آئینہ حیرت و انبساط اور کہیں غمِ آلِ عبا کا سرورِ عرفان عطا کرتے ہیں۔

حسن عسکری کاظمی

۲۰۶۔ بے ۱۱۱ واپڈا ٹاؤن لاہور
۱۲ مئی ۲۰۱۷ء

اظہار سنز

19۔ اردو بازار لاہور فون: 37230150

ہیڈ آفس: 9۔ ریٹی گن روڈ لاہور فون: 37220761
E-mail: izharsons_2004@hotmail.com
www.izhar-sons.com